قاری محمد یوسف ہزاروی

استاذ المحدثین وزینۃ المفسرین

استاذ المحدثین ،زینۃ المحدثین ،محدث دوراں ،غزالی زمان،استاد العلماء ڈاکٹر شیر علی شاہؒ جن میں فرشتوں کا جمال علم کا بحر بیکراں ،حدیث کی سند علم کا جلال، زہد واتقاء کی روشنی، مطالب ومعانی کا تقدس، حسب ونسب کا افتخار، سربلند وسرفراز ،متقدمین کا شرف، متاخرین کی متاع، جن کے دامن میں فکر وشعور کی دولت تھی، جن کے یمین ویسار رحمتیں وبرکتیں متحرک تھیں ،ایک عہد کی لازوال یادگار، ایک دور کا بھرپور تقدس ،پیکر صدق ووفا، مکتب کامان اور درسگاہ دین ودانش کا روشن مینار ،صداقت کے پیامبر امانت کے داعی روشنیوں کے نقیب جن کے دم سے چمنستان اسلام کی بہاریں زندہ تھیں جن کے قول وفعل سے قرآن وسنت کی مہکار ہوا ہرا تھی جن کی زندگی قال اللہ وقال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مرقع تھی ایک ایک لمحہ پاکیزہ، ایک ایک یاد معصومیت کی عکاس مفسر قرآن اور محدث وہ جو دامن نچوڑیں فرشتے وضو کریں کتاب اللہ سے رفاقت سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت

ع اب انہیں ڈھونڈ رہا ہے چراغ رخ زیبا لے کر

موت وحیات کا لامتناہی سلسلہ

ویسے تو اس دنیا فانی میں جو بھی آتا ہے اسے ایک دن جانا ہے آنے اور جانے کا یہ طویل سلسلہ نہ جانے کب تک چلے گا یعنی انتہاء کو پہنچے گا سوائے خالق کائنات کے کوئی نہیں جانتا ہاں اتنا ضرور ہے کوئی جا کر بھی نہیں جاتا ہے وہ ہمارے درمیاں ہی ہوتا ہے کبھی آنسوؤں کی شکل میں کبھی علم وعمل کی خشو کی شکل میں جو لوگ دلوں میں بس جاتے ہیں پھر انہیں موت بھی جدا نہیں کرسکتی یہ صورت حال کچھ حضرت اقدس حضرت شیخ الحدیث کی ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قرب قیامت کی نشانی یہ بھی فرمائی کہ علم اٹھایا جائے گا صحابہ کرامؓ نے بطور تعجب سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علم کس طرح اٹھایا جائے گا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اہل علم کو اٹھالے جائے گا اس لئے ایک باعمل عالم کی موت جہان کی موت سے تشبیہ دی گئی۔

شجر سایہ دار سائبان امت

اس لئے حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شیخ الحدیثؒ کا وجود معطر اس قحط الرجال کے دور میں پوری امت کیلئے بہت بڑا سرمایہ تھا حضرت شیخ الحدیثؒ یادگار اسلاف عالم باعمل داعی اتحاد امت ،قافلہ حق کے عظیم رہنما جن

کا وجود ہم جیسے بے بضاعتوں اور تہی دامنوں کیلئے ایک شجر سایہ دار اور سائباں کی حیثیت رکھتا تھا جن کی جبینوں پر ہمارے پاکیزہ اور قدسی صفات اکابریں واسلاف کے تابندہ ودرخشندہ نقوش ہم مطالعہ کرتے تھے آج ہماری آنکھیں ان نورانی پیشانیوں کے دیدار سے محروم ہیں اہل علم جو مرجعیت کی شان رکھتے تھے آج وہ بہت کم نظر آرہے ہیں اور وہ جو چلے گئے تو انکی جگہ لینے والا کوئی نظر نہیں آیا حضرت شیخ قافلہ انور شاہؒ وبخاریؒ ومحمود الحسنؒ وعبدالحقؒ کے درنایاب گوہر تھے حضرت شاہ ولی اللہ رحمت اللہ فرماتے ہیں جو لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پڑھتے پڑھاتے ہیں ان کو ہر وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض وبرکات پہنچتے رہتے ہیں حضرت شیخؒ کی ساری زندگی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک پڑھاتے ہوئے گزری اور شاید کوئی ایسا ملک ہو جہاں حضرت کے شاگرد موجود نہ ہو آپکی ساری زندگی سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مکمل عمل کرتے ہوئے گزری آپ سادہ بیان تھے مگر ساحر البیان تھے آپ امام بھی محدث، مجاہد مبلغ بھی تھے لیکن ایک عظیم سیاست دان بھی تھے صاف گوئی انہیں اپنے اسلاف سے ورثہ میں ملی تھی حق بات کہنے میں کبھی لومۃ لائم کی پرواہ نہیں فرمائی جو محسوس کیا کرتے برملا اسکا اظہار فرماتے انکی نظر مخلوق پر نہیں بلکہ خالق پر تھی وہ مجاہدین کے سائبان تھے صف اول کے مجاہد بھی تھے وہ حضرت اقدس مولانا عبدالحقؒ سے والہانہ محبت کرتے تھے اسی وجہ سے حقانیہ میں زندگی کے آخری لمحات تک گذاردئے عام آدمی سے بھی خندہ پیشانی سے ملتے کہ پہلی ملاقات میں آدمی انکا ہوجاتا ہم جیسے خاک پاؤں کو بھی اتنی عزت دیتے کہ یہ ان کی ہی بلند اخلاقی اور صفات قدسی کا کرشمہ تھا کہ ذرہ کو آفتاب اور بحر ظلمات کو بھی آفتاب عالمتاب کی ضیا پاشیوں سے بقعہ نور بنا دیتے تھے انکے کون کون سے کمالات یاد رکھے جائیں انکی جدائی میں آنکھیں اشکبار ہیں انکے علمی ادبی سیاسی و جہادی روحانی کمالات لکھنے کیلئے تو عمر نوح درکار ہے نہ ہم جیسے انکی حیات وخدمات پر کچھ لکھ سکتے ہیں بس اتنا ہی ہے کہ انکی یاد اور بچھڑنے پر آنسو ہی بہا سکتے ہیں۔

وہ دل ربا ہمارے پھر یاد آرہے ہیں ۔۔۔ رو رو کے دل پکارے پھر یا دآرہے ہیں
حضرتؒ کی زندگی میں حضرت کی محفلوں میں ۔۔۔ جودن کبھی گزارے پھر یاد آرہے ہیں
وہ بلبلوں کا جھرمٹ اور گلوں کی مسکراہٹ ۔۔۔ گلشن کے سب نظارے پھر یاد آرہے ہیں
وہ بے مثال صورت وہ بے نظیر سیرت ۔۔۔ الفاظ پیارے پیارے پھر یاد آرہے ہیں

انکا جنازہ ہی انکی عظمت بتانے کیلئے کافی ہے انکے جانے سے اہل علم یتیم ہوچکے ہیں علم وعمل کا گلستان ویران ہوچکا ہے کلیاں مرجھا گئیں دارالعلوم حقانیہ کے درودیوار غمزدہ ہیں اصمان دنیا کو اب دیکھنے کا ایسا محدث کہاں ملے گا، جس میں بیک وقت ہزاروں کمالات موجود ہوں اللہ رب العزت سے دعا ہے اللہ پاک حضرت شیخؒ کی دینی وعلمی خدمات قبول فرمائے اور تمام پسماندگان ومتعلقین کو صبر جمیل عطاء فرمائے آمین۔